سوال

(38) اگر کوئی بے روز روزہ دار کے سامنے کھائے پیئے تو اسے ثواب ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کہتا ہے کہ اگر کوئی بے روز روزہ دار کے سامنے کھائے پیئے تو اسے ثواب ہوتا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غلط ہے، اور دین سے استہزاء ہے، اگر اسلامی حکومت ہو تو اسے سزا ملے۔ (اہل حدیث سوہدرہ ج ٦ ۲۱۔ جون ۱۹۵۴ء)

توضیح:

محترم مفتی صاحب سائل کا سوال صحیح نہیں سمجھ سکے، دراصل اس کا مقصد یہ تھا۔ صورت مسئولہ میں روزے دار کو ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟ مفتی صاحب نے جواب اس کھانے والے کے بارے میں دیا۔ حالانکہ اس کے سوال کی ضرورت ہی کیا ہے۔ واضح ہے کہ وہ غلط کرتا ہے، اگر رمضان ہے تو اس کا ترک روزہ کا جرم ناقابل معافی ہے، جہاں تک روزے دار کا تعلق ہے تو اس کے متعلق حدیث میں ثواب کا ذکر ہے، چنانچہ ترمذی شریف میں ہے ام عمارۃ بنت کعب انصاریہ آنحضرت سے روایت کرتی ہیں۔ ((الصائم اذا اکلت عندہ المفاطیر صلت علیہ الملائکۃ)) ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ٦۷ طبع اول یعنی روزے دار کے پاس جب بے روز کھائیں تو اس کے لیے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں، اسی طرح بریدہ کی روایت ابن ماجہ میں ۱۲٦ میں ہے آنحضرت نے فرمایا بلال کے لیے اے بلال آئیے ناشتہ کریں۔ بلال کا رزق جنت میں ہے، اے بلال کیا تجھے معلوم ہے کہ جب روزے دار کے پاس کھایا جائے تو اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں۔ اور فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

((قال النبی ﷺ لبلال الغداء یا بلال فقال انی صائم قال ﷺ ناکل ارزقنا وفضل رزق بلال فی الجنۃ اشعرت یا بلال ان الصائم تسبح عظامہ وتستغفر لہ الملائکۃ ما کل عندہ))

اس کا مطلب یہ ہے کہ روزے دار کے پاس کھانا غیر رمضان میں گناہ نہیں ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے کھایا صرف رمضان میں جرم ہے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب (علی محمد سعیدی)

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ اما بعد پس مخفی نہ رہے کہ رمضان کا روزہ رکھنے والی عورت کو حیض شروع ہو جانے کی صورت میں بقیہ یوم اکل و شرب وغیرہما سے پرہیز

رکھنے کی ضرورت کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کی مدونہ کبری ص ۸۴ ج ۱ میں ہے۔

((قلت فان کانت صائمۃ فحاضت فی رمضان امدع الاکل والشرب فی قول مالک فی بقیۃ یومھا فقال لاقلت وھذا قول مالک قال نعم انتہیٰ))

بلکہ امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ حائض کے نہار میں طاہرہ ہو جانے کی صورت میں اس پر امساک کو ضروری نہیں قرار دیتے۔ مؤطا امام مالک ص ۹۰ میں ہے۔

((قال الشافعی وان قدم مسافر فی بعض الیوم وقد کان فیہ مفطر او کانت امرأتہ حائضا فطہرت فجا معہا لم ارباساً وکذالک ان اکلا و شربا وذالک انہما غیر صائمین انتہیٰ))

اور ردالمختار میں حائض پر امساک کے عدم وجوب کی نسبت اجماع نقل کیا ہے، ((واجمعوا علی انہ لایجب (ای الامساک) علی الحائض والنفساء والمریض والمسافر انتہیٰ))

واللہ اعلم نقلہ احقر رحمت اللہ عفی عنہ زیروی (المفتی العاجز یوسف بھگیلوی عفی عنہ)

منقول از فتاویٰ مولانا محمد یوسف رحمہ اللہ تلمیذ میاں صاحب مرحوم قلمی ص ۲۲

توضیح :

جو مریض روزہ نہ رکھ سکتا ہو، وہ نہ رکھے، اور جو رکھ سکتا ہو، وہ رکھے، اور انجیکشن افطار کے بعد لگوائے روزہ کی حالت میں احتیاط افضل ہے۔ واللہ اعلم۔ (الراقم علی محمد سعیدی خانیوال)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 107

محدث فتویٰ